’’جس کو کسی روایت کا موضوع ہونا معلوم ہوجائے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے موضوع کہے بغیر بیان کرے۔‘‘

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

واتفقوا علی تحریم روایۃ الموضوع إلا مقرونا ببیان وضعہ[18]

’’محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ موضوع روایت کو بیان کرنا حرام ہے۔ صرف اس وقت اس کی اجازت ہوگی جب ساتھ ہی اس کا موضوع ہونا بیان کیا جائے۔‘‘

حواشی ومراجع

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب عذاب القبر من الغیبۃ والبول، حدیث:۱۳۷۸
۲۔ بیہقی، شعب الایمان: ۵/ ۳۰۳،مشکاۃ المصابیح، حدیث:۴۸۷۳
۳۔ تاریخ بغداد: ۱۴/ ۳۲۰
۴۔ جامع التحصیل،ص ۱۰۷، تعریف اہل التقدیس،ص ۱۲۹
۵۔ شرح المہذب: ۴/ ۱۷۵
۶۔ بخاری، التاریخ الکبیر: ۶/ ۴۳،ترجمہ: ۱۶۴۲، نسائی، الضعفاء والمتروکین ترجمہ: ۴۰۸، مجمع الزوائد: ۸/ ۹۲
۷۔ ابن حبان، المجروحین: ۲/ ۱۵۸، ترجمہ: ۷۸۸، ذہبی، میزان الاعتدال: ۲/ ۲۷۳، ترجمہ: ۴۱۳۴
۸۔ میزان الاعتدال: ۱/ ۷۴۴، ترجمہ: ۱۶۷۱
۹۔ احوال الرجال،ص ۲۰۶، ترجمہ: ۳۸۱، الکامل فی ضعفاء الرجال: ۳/ ۴۰۹، ترجمہ: ۵۶۹
۱۰۔ کشف الخفاء ومزیل الالباس: ۲/ ۱۰۶، حدیث: ۱۸۱۲
۱۱۔ علل الحدیث: ۲/ ۳۱۹، حدیث: ۲۴۷۴
۱۲۔ شعب الایمان: ۵/ ۳۰۶، مرقاۃ المفاتیح: ۸/ ۶۱۰
۱۳۔ الدعوات الکبیر: ۲/ ۲۱۳، حدیث: ۵۷۵
۱۴۔ تذکرۃ الحفاظ: ۳/ ۹۶۷۔۹۶۸
۱۵۔ صحیح مسلم، مقدمہ: ۱/ ۹، مسند احمد: ۴/ ۲۵۰، ۲۵۵، ۲۵۵/ ۵، ۱۴، ۲۰، مشکل الآثار: ۱/ ۱۷۵
۱۶۔ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حدیث: ۱۰۷
۱۷۔ مقدمہ ابن الصلاح،ص ۱۳۰۔۱۳۱
۱۸۔ شرح نخبۃ الفکر،ص ۸۱

☆☆☆

وقت کے ایک اہم اور زندہ موضوع پر قابلِ قدر تصنیف

غیر مسلموں سے تعلقات اور ان کے حقوق

مولانا سید جلال الدین عمری

مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان کیسے تعلقات ہونے چاہئیں؟ یہ آج کا ایک اہم اور زندہ موضوع ہے۔ کیا اسلام اپنے ماننے والوں کے علاوہ دوسروں کو بنیادی انسانی حقوق سے محروم کردیتا ہے؟ کیا اس میں مذہبی رواداری تحمل و برداشت اور توسع نہیں پایا جاتا ہے؟ اسلام کے نزدیک غیر مسلموں سے خاندانی، معاشرتی، سماجی، کاروباری اور ازدواجی تعلقات کی نوعیت کیا ہے؟ غیر مسلموں کو سلام، مساجد میں ان کا داخلہ اور ان سے تحائف کے تبادلہ کا کیا حکم ہے؟ کیا مسلمانوں کے معاملات میں ان کی گواہی قبول کی جاسکتی ہے؟ اسلامی ریاست کی بنیادیں کیا ہیں؟ اور اس پر کیا اعتراضات کیے جاتے ہیں؟ جہاد کیا ہے اور اس کے احکام کیا ہیں؟ ذمیوں کے کیا حقوق ہیں؟ اسلامی ریاست کے بین الاقوامی تعلقات کی نوعیت کیا ہے؟ غیر مسلموں سے عدم تعلق کی ہدایات کا صحیح پس منظر کیا ہے؟ یہ چند ایسے اہم مسائل ہیں جن کا جدید ذہن اطمینان بخش جواب چاہتا ہے۔

کتاب میں اس نوع کے تمام مباحث پر قرآن وحدیث کی روشنی میں اور مستند مفسرین، محدثین اور فقہاء کے حوالوں کے ساتھ عالمانہ اظہار خیال کیا گیا ہے۔ ہندوستان کے پس منظر میں اس کی خصوصی اہمیت ہے اور دعوت وتبلیغ کے میدان میں کام کرنے والوں کی بھی یہ ایک اہم ضرورت ہے۔

مصنف کی نظر ثانی کے بعد جدید ایڈیشن، آفسیٹ کی حسین طباعت، عمدہ کاغذ، خوب صورت جلد، صفحات: ۳۲۰، قیمت: ۔/۱۸۵ روپے

رپورٹ سمینار

تہذیب و سیاست کی تعمیر میں اسلام کا کردار

ترتیب: ڈاکٹر ضیاء الدین ملک فلاحی، مولانا کمال اختر قاسمی، مولانا مزمل کریم قاسمی

الحمدللہ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ کے زیر اہتمام ’تہذیب و سیاست کی تعمیر میں اسلام کا کردار‘ کے موضوع پر دوروزہ سمینار کا انعقاد ۲۳۔۲۴ر فروری ۲۰۱۴ء کو ہوا۔ اس کے آٹھ علمی اجلاسوں میں چالیس سے زیادہ مقالات پڑھے گئے۔ ان میں دو عربی، چار انگریزی اور باقی مقالات اردو زبان میں تھے۔ پانچ مقالات ایسے تھے جن کی خواندگی بعض اسباب سے نہیں ہوسکی۔ افتتاحی اور تاثراتی اجلاس ان کے علاوہ تھے۔ ان میں مقالات اور صدارتی خطابات کے علاوہ خصوصی خطابات بھی ہوئے۔ تمام اجلاسوں میں سوال و جواب اور تاثر وتبصرہ کے لیے بھی وقت مخصوص تھا، جس میں شرکاء نے کافی دلچسپی سے حصہ لیا۔

افتتاحی اجلاس:

افتتاحی اجلاس کا آغاز ۲۳ر فروری ۱۰ بجے صبح ادارہ کے وسیع میدان میں ہوا۔ خیر مقدمی کلمات ڈاکٹر صفدر سلطان اصلاحی سکریٹری ادارہ نے پیش کیے۔ انھوں نے تاریخ اسلام کے مختلف ادوار میں تہذیب و سیاست کے فکری و عملی اقدامات، خاص طور پر گزشتہ ایک صدی کے دوران میں عالم اسلام میں برپا ہونے والی اسلامی تحریکات کی پیش رفت پر روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں ادراہ کے بانی صدر مولانا صدرالدین اصلاحی مرحوم اور موجودہ صدر مولانا سید جلال الدین عمری مدظلہ العالی کی علمی خدمات کا خصوصی تذکرہ کیا۔

کلیدی خطبہ امیر جماعت اسلامی ہند وصدر ادارہ مولانا سید جلال الدین عمری نے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کے پاس تہذیب و سیاست کا اپنا نظام ہے۔ وہ اپنی فکر اور نظام کی بنیاد پر دیگر تہذیبوں پر اپنا غلبہ چاہتا ہے۔ اسلامی اصول سیاست و حکومت کے ذریعہ حقوق کی ادائیگی، فساد کے خاتمہ، معروفات کے فروغ، برائیوں کے

ازالہ اور عدل کے قیام کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔

مہمان خصوصی جناب نصرت علی ، جنرل سکریٹری جماعت اسلامی ہند نے کہا کہ آج دنیا اسلامی تہذیب اور سیاست کو ایک خطرہ اور چیلنج کے طور پر پیش کررہی ہے، حالاں کہ اسلامی تہذیب نفع بخشی، جواب دہی اور ایک خدا کے تصور سے عبارت ہے۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت ڈاکٹر ظفر الاسلام خان، ایڈیٹر ملی گزٹ وصدر آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت نے فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ سیاسی غلبہ ہی کسی تہذیب کے پروان چڑھنے کی بنیاد بن سکتا ہے۔آپ نے چالیس سال قبل لیبیا میں ایک عالمی سمینار میں اپنی شرکت کے حوالہ سے معروف جرمن دانش ور محمد اسدؒ کا وہ تاریخی جملہ دہرایا کہ ”دنیا کے لیے اسلامی نظامِ حیات اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اس کا ماڈل یا عملی نمونہ نہ دیکھ لے“۔

اس اجلاس کی نظامت کے فرائض رفیق ادارہ مولانا محمد جرجیس کریمی نے ادا کیے۔

پہلا اجلاس:

افتتاحی اجلاس کے معاً بعد پہلا علمی اجلاس منعقد ہوا۔اس کی صدارت پروفیسر عبدالرحیم قدوائی، ڈائرکٹر یو جی سی، اکیڈمک اسٹاف کالج اے ایم یو علی گڑھ نے کی۔اس میں چار مقالات پیش کیے گئے۔

جناب ابو متین، حیدرآباد نے ’تہذیب وسیاست کی تعمیر میں اسلام کا کردار‘ کے موضوع پر مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ ، سید قطب شہیدؒ اور فواد سیزگینؒ کے افکار کی روشنی میں ان پیچیدگیوں کی طرف اشارہ کیا جن میں موجودہ مغربی تہذیب نے انسانوں کو بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ پروفیسر محمد سعود عالم قاسمی، ڈین فیکلٹی آف تھیالوجی، اے ایم یو، علی گڑھ نے ’اسلامی تہذیب اور مغربی چیلنجز‘ کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔انھوں نے وضاحت کی کہ اسلامی تہذیب نے دنیا کی دیگر تہذیبوں کو مٹایا نہیں ہے، بلکہ ان کے صالح عناصر کو قبول اور فاسد عناصر کو رد کیا ہے، جب کہ مغربی تہذیب اپنے غلبہ کے نشے میں اسلامی تہذیب کو پوری طرح ملیامیٹ کرنا چاہتی ہے۔ڈاکٹر عبدالرشید بٹ، کشمیر

یونیورسٹی نے 'جمہوریت اور اسلامی شورائیت: ایک تقابلی مطالعہ' کے عنوان سے انگریزی زبان میں مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے مغربی نظریۂ جمہوریت کے ارتقاء اور اس کے مادر پدر آزاد اصول ومبادی کا خلاصہ پیش کیا اور اسلامی اصولوں سے ان کا تقابل کرتے ہوئے اسلامی نظریات، اقدار اور اصولوں کی برتری ثابت کی۔ پروفیسر حمید نسیم رفیع آبادی، کشمیر یونیورسٹی کا مقالہ بھی انگریزی زبان میں تھا۔ اس کا موضوع تھا: 'نظریۂ تصادم اور مسلم رد عمل، سعید نورسی کے حوالہ سے'۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ مختلف قوموں کے درمیان ڈائیلاگ اور اتحاد صالح بنیادوں پر ہونا چاہیے۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ساڑھے تین بجے سہ پہر پروفیسر علی محمد نقوی، چیرمین شعبۂ دینیات (شیعہ) اے ایم یو، علی گڑھ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس میں پانچ مقالات پیش کیے گئے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین ملک فلاحی نے اپنا مقالہ 'تہذیب وسیاست کی فکری وعملی تعبیر۔ مولانا علی میاںؒ کی تحریروں کا تنقیدی جائزہ' کے عنوان سے پیش کیا۔ اس میں واضح کیا گیا کہ مولانا کے نزدیک تہذیب کی وسعت عقائد، اخلاق اور اعمال سے سیاست وقانون اور بین الاقوامی معاملات، فن تعمیر، شعر وادب اور ذوق لطیف پر محیط ہے۔ انھوں نے ان تمام پہلوؤں پر اظہار خیال کیا ہے، لیکن تہذیب وسیاست کے ربط وتعلق کو واضح کرنے کی کوشش نظر نہیں آتی۔ پروفیسر کنور محمد یوسف امین نے 'مادہ پرست مغرب کا جاری سقوط اور امت مسلمہ پر نیا عالمی خاکہ پیش کرنے کی ذمہ داری' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ مولانا محمد اسماعیل فلاحی، شیخ التفسیر جامعۃ الفلاح، اعظم گڑھ کے مقالہ کا عنوان تھا: 'بھارت جیسے کثیر طبقاتی ملک میں تہذیب وسیاست کے کچھ قرآنی اصول'۔ انھوں نے فرمایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا جیل سے رہائی پانے والے ساتھی سے 'وَاذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ' کہنا غیر اسلامی حکومت سے تعاون لینے کا جواز ثابت کرتا ہے۔ انھوں نے ایک غیر اسلامی حکومت میں شامل ہوکر اہم خدمات انجام دیں۔ ڈاکٹر محمد ارشد، اسسٹنٹ

پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ نئ دہلی نے اپنے مقالے میں ہنٹنگٹن کی مشہور کتاب The Clash of civilization میں پیش کردہ نظریۂ تصادم کا تنقیدی جائزہ لیا۔ انھوں نے کہا کہ ہنٹنگٹن نے تہذیبوں کے تصادم میں عقیدہ و کلچر کے تصور کو نظر انداز کر دیا ہے۔ ڈاکٹر عمیر انس فلاحی، ریسرچ اسکالر جے این یو، نئ دہلی نے 'تحریک اسلامی: معاصر عہد کا مطالعہ' کے زیر عنوان مسلم دنیا کے متعدد تجربات کا ذکر کرتے ہوئے راشد غنوشی اور علامہ آیت اللہ خمینیؒ کے افکار سے فائدہ اٹھانے پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ مابعد مودودی عہد کا مطالعہ کیا جانا چاہیے۔

تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس بعد نماز عصر ادارہ کے آڈیٹوریم میں پروفیسر محمد سعود عالم قاسمی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس میں تین مقالات پیش کیے گئے۔

ڈاکٹر محمد راشد اصلاحی، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ دینیات (سنّی)، اے ایم یو، علی گڑھ نے 'اسلامی حکومت: قرآن مجید کی روشنی میں' کے زیر عنوان مقالہ پیش کیا۔ ڈاکٹر نسیم مرزا کا مقالہ انگریزی زبان میں تھا۔ انھوں نے اسلامی تہذیب کے حوالے سے مریم جمیلہ کی خدمات کا جائزہ لیا۔ انھوں نے بتایا کہ مریم جمیلہ نے اپنی تحریروں میں مغربی تہذیب پر سخت تنقیدیں کی ہیں اور اسلامی تہذیب کے درخشاں پہلوؤں کو نمایاں کیا ہے۔ مولانا محمد جرجیس کریمی نے 'اسلام کا سیاسی نظام: محدثین کا نقطۂ نظر' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ کتبِ حدیث کی تدوین عہد عباسی کے عروج کے زمانہ میں ہوئی ہے، لہٰذا ان میں سیاسی ارتقاء کے مقابلہ میں استحکام کے پہلوؤں پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

چوتھا اجلاس

چوتھا اجلاس بعد نماز مغرب جناب اعجاز احمد اسلم، رکن مرکزی مجلس شوریٰ جماعت اسلامی ہند و ایڈیٹر ہفت روزہ ریڈینس نئ دہلی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جناب محمد احمد، سکریٹری ملکی وملی امور جماعت اسلامی ہند، مہمان خصوصی تھے۔ اس اجلاس میں نو مقالات پیش کیے گئے۔

مولانا محمد عمر اسلم اصلاحی، شیخ التفسیر مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڑھ نے 'اسلامی نظامِ حکومت قرآن مجید کی روشنی میں' کے عنوان سے مقالہ پڑھا۔ انھوں نے فرمایا کہ اسلام کا نظام عالمی ہے۔ وہ انسانی فطرت سے ہم آہنگ اور خالق کائنات کا وضع کردہ ہے۔ جناب اشہد رفیق ندوی نے اپنے مقالے میں 'مصر میں اخوان کے ایک سالہ دور حکومت' کا جائزہ پیش کیا۔ جناب مرزا اسجان بیگ نے 'اسلامی نظامِ حکومت قرآن کریم کی روشنی میں' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے حاکمیتِ الٰہ، خلافتِ انسان اور قانون خداوندی کی روشنی میں اولوالامر کے مطلوبہ اوصاف بیان کیے۔ جناب شکیل انور حیدرآباد نے 'اقدار پر مبنی سیاست اور قومی متبادل سیاسی جماعت کی ضرورت' کے عنوان سے اپنے افکار پیش کیے۔ انھوں نے اس موقف کی تائید کی کہ ہندوستان میں اقدار پر مبنی حکومت سازی کے مواقع موجود ہیں، جس سے امت مسلمہ کے افراد کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ڈاکٹر توقیر عالم فلاحی، ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ دینیات (سنی)، اے ایم یو نے 'مختلف المذاہب معاشرہ اور فریضۂ دعوت' کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے تکثیری معاشرے میں دعوت کی اہمیت کو قرآن وسنت سے ثابت کیا اور زور دے کر یہ بات کہی کہ اخلاقی محاسن سے آراستہ ہوئے بغیر دعوت میں تاثیر نہیں پیدا ہو سکتی۔

ڈاکٹر عبدالمجید خان، ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، اے ایم یو کے مقالہ کا عنوان تھا: 'امت مسلمہ کے مستقبل کا خاکہ'۔ انھوں نے معاصر عہد کی تحریکی سرگرمیوں کا تجزیہ پیش کرتے ہوئے مستقبل میں کامیابی کے لیے منصوبہ بندی پر زور دیا۔ پروفیسر وسیم احمد استاد الیکٹرانکس انجینئرنگ، اے ایم یو، نے 'عصر حاضر کی جمہوریت اور قرآنی تعلیمات' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے بتایا کہ جمہوریت کے خوش نما دعووں کی قلعی ان ممالک میں کھل چکی ہے جہاں یہ نظام رائج ہے۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی، پروفیسر شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، اے ایم یو، نے 'سیاست وحکومت کے مسائل اور عہد وسطیٰ کے علمائ' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے عہد سلطنت ومغلیہ کے حوالے سے متعدد تہذیبی وسیاسی مسائل کا ذکر کیا، جن میں شریعت کی رہ نمائی میں مسائل کے تصفیے کا رجحان نظر آتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مسلم عہد کے متعدد مسائل میں سلاطین اور

مغل بادشاہوں نے علماء وفقہاء سے رجوع کیا ہے، جس کا ریکارڈ تاریخی دستاویزات میں موجود ہے۔ ڈاکٹر غطریف شہباز ندوی، معاون مدیر افکار ملی نئی دہلی نے 'دنیا کی مسلم اقلیتیں: مسائل اور حل' کو اپنے مقالے کا عنوان بنایا۔ انھوں نے کہا کہ آج امت مسلمہ دنیا کے مختلف خطوں میں ریاستی جبر وتشدد کا شکار ہے۔ انھوں نے عالمی سطح کی مسلم اقلیتوں کے مسائل و مشکلات کے علاوہ خاص طور پر ہندوستانی مسلمانوں کی مذہبی، تہذیبی، اخلاقی، روحانی، تعلیمی، معاشی اور صحافتی صورت حال کا مطالعہ پیش کیا۔

پانچواں اجلاس

پانچواں اجلاس ۲۴/فروری کو صبح ساڑھے آٹھ بجے ڈاکٹر محمد اقبال مسعود ندوی مقیم حال کناڈا کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے جامعۃ الفلاح شعبۂ نسواں کے سابق شیخ التفسیر مولانا نظام الدین اصلاحی موجود تھے۔ اس میں پانچ مقالات پیش کیے گئے۔

ڈاکٹر محمد احمد نے 'اسلامی تہذیب و سیاست اور ہندوستانی مسلمان' کے زیر عنوان مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے اسلامی تہذیب و سیاست میں بے جا دخل اندازیوں پر نکیر کرتے ہوئے قرآن وسنت اور اسوۂ صحابہ کی طرف مراجعت کو لازم قرار دیا۔ مولانا محمد ناصر قاسمی، ریسرچ اسکالر شعبۂ دینیات (سنّی)، اے ایم یو، نے 'اسلام میں خواتین کے حقوق' کے زیر عنوان مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ اسلام کا امتیازی کردار یہ ہے کہ اس نے طبقۂ نسواں کو تمام مذہبی، سیاسی، تعلیمی اور معاشی حقوق عطا کیے ہیں۔ مولانا سلطان احمد اصلاحی، سابق رکن ادارۂ تحقیق نے 'تکثیری سماج میں امت کی سیاسی حکمت عملی' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ مسلمانوں کو الگ سیاسی پلیٹ فارم تیار کرنا چاہیے۔ ملی جلی سیاست ان کے مسائل کا حل نہیں ہے۔ اسی طرح انھوں نے یہ رائے بھی ظاہر کی کہ مقننہ اور عدلیہ میں مسلمانوں کو اپنی شرکت درج کرانی چاہیے۔

مولانا ظفر دارک قاسمی نے 'اسلامی ریاست میں غیر مسلم اقلیت کے معاشی حقوق' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے قرآن وسنت اور اقوال سلف کی روشنی میں اسلام کے عطا کردہ ان معاشی حقوق کا تذکرہ کیا جو اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو

حاصل رہتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد شہاب الدین قاسمی، پروجیکٹ فیلو شعبۂ اردو مسلم یونیورسٹی نے اپنے مقالے میں 'علی عزت بیگووچ کے سیاسی وتہذیبی افکار' کا مطالعہ پیش کیا۔

چھٹا اجلاس

چھٹا علمی اجلاس دس بجے پروفیسر ظفر الاسلام اصلاحی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی کی حیثیت میں معروف ادیب ونقاد پروفیسر ابوالکلام قاسمی، سابق ڈین فیکلٹی آف آرٹس، اے ایم یو، علی گڑھ، نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں پانچ مقالات پیش کیے گئے۔

مولانا مزمل کریم قاسمی سابق اسکالر ادارہ نے علامہ ابن قیم کی تصنیف 'الطرق الحکمیۃ فی السیاسۃ الشرعیۃ' کا معروضی مطالعہ پیش کیا۔ جناب پرواز رحمانی، مدیر سہ روزہ دعوت نے 'تکثیری معاشرے کے مسائل اور اسلام' کے عنوان سے بحث کرتے ہوئے ہندوستان کی سب سے بڑی اقلیت کے سیاسی، معاشی اور تہذیبی حقوق اور ان پر شب خون مارنے کی متواتر کوششوں کا ذکر کیا۔ آپ نے پورے اعتماد کے ساتھ کہا کہ اس ملک میں عقیدۂ توحید اور اسلامی نظام حیات کے مقابلہ میں نظریاتی اور فکری طور پر کوئی مضبوط مزاحمتی قوت موجود نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد عرفان قاسمی کے مقالہ کا موضوع تھا 'الیکشن کی شرعی حیثیت اور ہندوستانی معاشرہ'۔ انھوں نے اب تک اس مسئلہ پر اہل علم کے درمیان جاری مباحثہ کا خلاصہ پیش کیا اور مسلمانوں کو سیاست کے میدان میں متحدہ طور پر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کا مشورہ دیا۔ جناب عبدالوہاب التویتی، ریسرچ اسکالر شعبۂ عربی، اے ایم یو نے 'مشروعیۃ الانتخابات وطریقتھا فی الاسلام' کے عنوان سے عربی زبان میں مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انتقال کے بعد خلفاء راشدین کے انتخاب کے طریقوں اور ان کی حکمتوں کو بیان کیا۔ انھوں نے امام شوکانی، علامہ ابن تیمیہ اور شیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدی کے حوالہ سے اجتماعی مصالح کی حفاظت اور ان کی نگرانی کو فرض قرار دیا۔ عبدالسلام حمود غالب، ریسرچ اسکالر شعبۂ دینیات (سنی)، اے

ایم یو نے 'وقفات مع ابن رشد - فکرہ و آراؤہ السیاسیۃ' پر عربی زبان میں مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے مختلف میدانوں میں ابن رشد کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی سیاسی بصیرت کو بطور خاص اپنی گفتگو کا موضوع بنایا۔ انھوں نے بتایا کہ ابن رشد سیاست کو سیاست فاضلہ اور سیاست ضالہ کے عنوان سے دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں اور اول الذکر کا بہترین نمونہ خلفاء راشدین کو قرار دیتے ہیں۔

ساتواں اجلاس

ساتواں اجلاس ساڑھے گیارہ بجے مولانا سید حامد عبدالرحمٰن الکاف اصلاحی (صنعائ، یمن) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی پروفیسر سید مسعود احمد، سابق ڈین فیکلٹی آف لائف سائنسز، اے ایم یو تھے۔ اس اجلاس میں پانچ مقالات پڑھے گئے۔

پروفیسر اثمر بیگ، شعبۂ سیاسیات، اے ایم یو علی گڑھ نے 'مغربی لبرل ازم' کی کوکھ سے جنم لینے والے افکار و نظریات کا ناقدانہ جائزہ پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ مغرب نے اپنے نظریات کو Debate سے بالاتر کر رکھا ہے، لیکن زمینی حقیقت یہ ہے کہ مغرب کے متعدد چوٹی کے محققین جمہوریت کے کھوکھلے پن کا اعتراف کر رہے ہیں اور لبرل ازم کے نتیجے میں وجود میں آنے والے افکار خود مغرب میں سوالیہ نشان بن چکے ہیں۔ ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی، سکریٹری تصنیفی اکیڈمی نئی دہلی نے اپنا مقالہ 'اسلامی نظامِ حکومت پر اعتراضات کا جائزہ۔ علی عبدالرازق کی کتاب الاسلام واصول الحکم کا مطالعہ' کے عنوان سے پیش کیا۔ انھوں نے بتایا کہ اس کتاب میں مصری مصنف نے اسلام کے نظام سیاست وحکومت کا بالکلیہ رد کیا ہے۔ اس بنا پر مسلم دنیا میں شدید بے چینی محسوس کی گئی اور مصر کی 'ھیئۃ کبار العلمائ' کی ۲۴ رکنی کمیٹی نے اس کا رد کیا۔ دیگر مسلم دانش وروں مثلاً ڈاکٹر محمد عمارہ اور طاہر بن عاشور نے اس کا تنقیدی جواب تحریر کیا ہے۔ ہندوستان میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے بھی اپنی تصنیف 'مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغرب کی کشمکش' میں اس کا تعاقب کیا ہے۔

ڈاکٹر صفدر سلطان اصلاحی سکریٹری ادارۂ تحقیق نے 'قرآن مجید کے اصول سیاست و